اور اس حدیث سے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ سے دیا گیا ہے۔

یہ سوال کہ اجماع کا حق ساری امت مسلمہ کو بحیثیت مجموعی ہے یا اس کے کسی خاص طبقہ یا گروہ کو اس کے جواب میں مفتی صاحب نے فرمایا :۔ یہ صحیح ہے کہ محولہ بالا آیت قرآنی اور حدیث دونوں بحیثیت مجموعی کسی خاص گروہ یا طبقہ کو نہیں بلکہ ساری امت کو اجماع کا حق عطا کرتی ہیں، لیکن ایسے تمام امور میں جن میں کسی خاص علم وفن کی مہارت یا اعلیٰ درجہ کی علمی قابلیت درکار ہو، عام لوگ ہمیشہ ماہرین کی رائے اور مشورہ کے محتاج ہوتے ہیں" یعنی استدلالاً امت کے سواد اعظم کے اتفاق کے بغیر کوئی اجماع اصطلاحی معنوں میں پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن مفتی صاحب کے الفاظ میں عملاً "امت مسلمہ کو ہمیشہ ان اہل علم پر اعتماد کرنا ہوگا جو اس شعبے میں ضروری قابلیت اور اختصاصی مہارت رکھتے ہوں"

مصنف نے ایک تو اس مسئلے پر بحث کی ہے کہ کیا اس عقیدہ سے کہ امت مسلمہ خطا و لغزش سے کلیتہً محفوظ و مامون ہے، اللہ تعالیٰ سے شرک کا خطرہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور کیا اس کے تدارک کے لئے یہ ضروری نہیں کہ امت کے بری عن الخطا ہونے کے عقیدہ پر کوئی تحدید ہو۔

دوسرے موصوف کا کہنا ہے کہ یہ بات بدیہی طور پر ثابت ہے کہ اسلامی قانون اور فقہ کی تعبیر و ترجمانی کے کام میں امت کی کلیت کو مخصوص گروہوں پر جن میں "ماہرین" بھی شامل ہیں، برتری حاصل ہے۔ نیز کون لوگ قانون و فقہ کے "ماہر" قرار دیئے جائیں، یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے۔ پھر یہ کہ امت اسلامیہ کے لئے قانون بنانے کا حق کس کو ہے۔ "ماہرین" یعنی علماء کو یا کسی منتخب جماعت کو اور اس جماعت کو منتخب کرنے کا کیا طریقہ کار ہو۔

زیر نظر تصنیف میں کمال فاروقی صاحب نے ان سوالات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اجماع کے ناقابل انفساخ ہونے کے بارے میں ان کی رائے یہ ہے کہ زمانی اور مکانی تغیرات کی وجہ سے امت اپنے پہلے کے اجماعی فیصلوں میں تبدیلی کر سکتی ہے۔ بقول ان کے "اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو اسلام کی تعبیر و تاویل کا جو کام تفویض کیا ہے، اس

کی انجام دہی کے لئے ایک قانون ساز جماعت کا وجود ضروری ہے جس کی حیثیت جہانتک اسلام کی تعبیر و تاویل کا تعلق ہے، ایک مقتدر جماعت کی ہوگی "

۴۴ صفحات کے اس کتابچے میں مصنف نے ان تمام سوالات پر بحث کی ہے۔ اگر موصوف اس قدر اختصار سے کام نہ لیتے یا مترجم ترجمے میں زیادہ واضح اسلوب اختیار کرتے تو شاید یہ بحث زیادہ مفید ہوتی۔ اور اس میں اتنی گنجلک نہ ہوتی، جو اس وقت پائی جاتی ہے مزید برآں فاروقی صاحب کی اس بحث کی حیثیت محض نظری ہے۔ کیونکہ جس امت مسلمہ کا وہ بار بار اپنے رسالے میں ذکر کرتے ہیں، اس کا اس وقت بے شک عینی وجود تو ہے، لیکن فعلی و عملی وجود نہیں۔ نیز انہوں نے مسلمانوں کے ابتدائی اور اعلیٰ ترین انتخابی حلقے کے لئے مسجد کو اور غیر مسلموں کے طریق انتخاب کے لئے ان کی عبادت گاہوں کو بنیاد بنانا تجویز کیا ہے، وہ بھی حقیقت واقعی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اور جب آدمی قانون و فقہ پر بحث کرے، جس کا تعلق ہماری روزمرہ زندگی سے ہے، تو اسے اتنا واقعیت و حقیقت سے دور نہیں ہونا چاہیے، کتابچہ ٹائپ میں چھپا ہے، اس کا گٹ اپ اور کاغذ بڑا اچھا ہے۔

رسالے پر قیمت درج نہیں۔ ناشر مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کراچی ہے۔

تحفۃ الخواص اردو ترجمہ دُرّۃ الغواص

تصنیف ابو محمد القاسم بن علی الحریری (۴۴۶ - ۵۱۶ھ)

مترجم وائی، ایس، طاہر علی، ملنے کا پتہ، پروفیسر وائی۔ ایس۔ طاہر علی عیدگاہ میدان صدر حیدرآباد، قیمت پانچ روپے۔

ایک کتاب کی اہمیت کا مدار بالعموم مندرجہ ذیل امور پر ہوتا ہے۔ کتاب کے موضوع کی اہمیت۔ کتاب کی جامعیت۔ اسلوب تحریر کی ندرت اور مؤلف کی علمی استعداد و قابلیت۔

زیر نظر کتاب ابو محمد قاسم بن علی حریری بصری (۴۴۶ھ - ۵۱۵ء) کی بڑی مفید کتاب "درۃ الغواص فی اوھام الخواص" کا اردو میں صاف اور بامحاورہ ترجمہ ہے اصل کتاب کی اہمیت کا اندازہ علامہ حریری کی علمی و ادبی شخصیت سے لگایا جاسکتا ہے